۶۰ سال پہلے

آپ پوچھتے ہیں کہ "تفصیلاتِ نماز وغیرہ جو "غیراز قرآن" ہیں کیوں فریضۂ اوّلین قرار دی جائیں۔" اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی تفصیلات نماز وغیرہ کو غیراز قرآن کہنا ہی سرے سے غلط ہے۔ اگر کوئی ماہرِ فن طبیب، فنِ طب کے کسی قاعدہ کو عملی تجربہ کر کے شاگردوں کو سمجھائے، تو آپ اسے خارج از فن نہیں کہہ سکتے۔ ہر علم و فن کی اصولی کتابوں میں صرف اصول اور مہمات مسائل بیان کر دیے جاتے ہیں، اور عملی تفصیلات استاد کے لیے چھوڑ دی جاتی ہیں، کیونکہ استاد عملی مظاہرے سے جس بات کو چند لمحوں میں بتا سکتا ہے، اسی کو اگر الفاظ میں بیان کیا جائے تو صفحے کے صفحے سیاہ ہو جائیں اور پھر بھی شاگردوں کے لیے لفظی بیان کے مطابق ٹھیک ٹھیک عمل کرنا مشکل ہو جائے۔ کتاب کے حسنِ کلام اور اس کے کمالِ ایجاز کا غارت ہو جانا مزید بر آں۔

یہ حکیمانہ قاعدہ جس کو معمولی انسان تک اپنے علوم و فنون کی تعلیم میں ملحوظ رکھتے ہیں، آپ کی خواہش ہے کہ وہ سب سے بڑا حکیم جس نے قرآن نازل کیا ہے، اس کو نظرانداز کر دیتا۔ آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں نماز کے اوقات کا نقشہ بناتا، رکعتوں کی تفصیل دیتا، بلکہ نماز کی رائج الوقت کتابوں کی طرح ہر ہیئت کی تصویر بھی مقابل کے صفحات پر بنا دیتا، پھر تکبیرِ تحریمہ سے لے کر سلام تک نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ بھی لکھتا، اور اس کے بعد وہ مختلف جزئی مسائل تحریر کرتا، جن کے معلوم کرنے کی ہر نمازی کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح قرآن کے کم از کم دو تین پارے صرف نماز کے لیے مخصوص ہو جاتے۔ پھر اسی طور پر دو دو تین تین پارے روزہ، حج اور زکوٰۃ کے تفصیلی مسائل پر بھی مشتمل ہوتے۔ اس کے ساتھ شریعت کے دوسرے معاملات بھی---، جزئیات کی پوری تفصیل کے ساتھ درج کتاب کیے جاتے۔ اگر ایسا ہوتا تو بلاشبہ آپ کی یہ خواہش تو پوری ہو جاتی کہ شریعت کا کوئی مسئلہ "غیراز قرآن" نہ ہو۔ لیکن اس سے قرآن مجید کم از کم انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے برابر ضخیم ہو جاتا، اور وہ تمام فوائد باطل ہو جاتے جو اس کتاب کو محض ایک مختصری اصولی کتاب رکھنے سے حاصل ہوئے ہیں۔

(ترجمان القرآن، رسائل و مسائل، جلد ۵، عدد ۲، شعبان ۱۳۵۳، ص ۷۰،۷۱)